فہم سیرت سلسلہ نمبر 2

ماہِ ربیع الاوّل اور محبتِ رسول ﷺ کا اظہار

01 مفہوم محبت

02 علاماتِ محبت

03 طریقۂ اظہار محبت

مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فہم سیرت سلسلہ نمبر 2

ماہِ ربیع الاوّل اور محبتِ رسول ﷺ کا اظہار

01 مفہوم محبت

02 علاماتِ محبت

03 طریقۂ اظہار محبت

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

◀ کتاب کا نام : ماہ ربیع الاول اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار

◀ مرتب : [illegible]

◀ واٹسپ نمبر :0331-2607204

(المنیر کے واٹسپ گروپ میں شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں)

◀ تاریخ طباعت :محرم الحرام 1445ھ اگست 2023ء

◀ ناشر : المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

◀ ای میل : almuneermarkaz214@gmail.com

◀ ویب سائٹ : almuneer.pk

◀ فیس بک : AlMuneerOfficial

◀ یوٹیوب : AlMuneer

(مختلف کورسز کی ریکارڈنگ یہاں سے سنی جاسکتی ہے)

ملنے کا پتا

مکتبہ المنیر

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر:0331-2607207 - 0331-2607204

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	1. مفہوم محبت رسول اللہ ﷺ	6
2	2. رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامتیں	7
3	پہلی علامت: آپ ﷺ کے ملاقات کی شدید خواہش ہونا	8
4	دوسری علامت: حضور ﷺ کی اتباع کرنا	10
5	تیسری علامت: حضور ﷺ کی ذات عزت وناموس اور آپ کے دین کی حفاظت کرنا	13
6	چوتھی علامت: حضور ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا	14
7	پانچویں علامت: کثرت سے آپ ﷺ کا تذکرہ کرنا۔	18
8	چھٹی علامت: جن سے آپ ﷺ کو محبت تھی ان سے محبت، اور جو کچھ آپ ﷺ کو ناپسند تھا ان کو ناپسند کرنا۔	25
9	● حضور ﷺ کی پہننے اور کھانے کی چیزوں سے محبت کرنا۔	25
10	● عربی زبان اور اہل عرب سے محبت کرنا۔	26
11	● آپ ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا، دین دشمن، صحابہ دشمن سے بغض کرنا۔	27
12	● دنیا سے بے رغبتی اور فقر کی زندگی کو ترجیح دینا۔	31
13	ساتویں علامت: جن لوگوں/ چیزوں کو حضور ﷺ سے نسبت تھی ان کی رعایت رکھنا	33
14	3. رسول اللہ ﷺ سے اظہارِ محبت کے صحیح طریقے	39
15	پہلی بات: محبوب کا مقام ومرتبہ کا لحاظ رکھنا	39
16	دوسری بات: محبوب کی پسند وناپسند کا خیال کرنا	41
17	تیسری بات: محبوب کی اطاعت کرنا	43
18	❑ اظہار محبت کے مروجہ طریقے اور ان کی شرعی حیثیت	48
19	● ماہ ربیع الاول کی من گھڑت فضیلتیں بیان کرنا	48

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
50	● ماہ ربیع الاول میں سبیلیں لگانا، کھانا تقسیم کرنا	20
53	● ماہ ربیع الاول میں جھنڈیاں لگانا	21
54	● 12 ربیع الاول کا روزہ	22
55	● مخصوص طریقوں پر مخصوص عبادتیں	23
55	● مروجہ جشن عید میلاد النبی	24
58	(1) مروجہ جشن عید میلاد النبی میں درج ذیل ناجائز اور خلاف شریعت کام ہوتے ہیں	25
59	(2) اہم تعلیمات کو ترک کرنا	26
60	(3) جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی ہے یا برائی ؟4 اہم سوالات	27
63	**حوالہ جات**	28

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ماہِ ربیع الاول اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار

1. مفہوم محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
2. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی علامتیں
3. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت کے صحیح طریقے

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

1. مفہوم محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس محبت کا مطالبہ ہے اس کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: محبت ایک معروف لفظ ہے، اور اس کے معنی بھی معروف ومعلوم ہیں، اور وہی یہاں بھی مراد ہیں، البتہ اہل ایمان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو محبت مطلوب ہے وہ محبت طبعی نہیں بلکہ عقلی اور روحانی ہے، یعنی اللہ اور رسول کے ساتھ اہل ایمان کو جو محبت ہوتی ہے وہ ماں باپ اور بیوی بچوں کی محبت کی طرح خونی رشتوں یا دوسرے طبعی اسباب کی وجہ سے نہیں ہوتی (کیونکہ محبت طبعی اختیاری نہیں)، بلکہ وہ روحانی اور عقلی وجہ سے ہوتی ہے (اور یہ انسان کے اختیار میں ہے)۔ اور جب وہ کامل ہوجاتی ہے تو اس کے سوا دوسری وہ تمام محبتیں جو طبعی یا نفسانی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہیں اس سے مغلوب ہوجاتی ہیں، اور اس بات کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے جس کو اللہ نے اس کا کوئی حصہ نصیب فرمایا ہو۔

الغرض احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو محبت مطلوب ہے اس محبت سے مراد محبت عقلی اختیاری ہے یعنی اس چیز کا اختیار کرنا جس کو عقل بہتر سمجھے اور اختیار کرنا پسند کرے اگرچہ طبیعت کے خلاف ہی ہو۔ جیسے مریض کڑوی دوا کو برا سمجھتا ہے اور اس کی طبیعت کو اس سے نفرت ہوتی ہے اس کے باوجود اس کی طرف اپنے اختیار سے مائل ہوتا ہے اور بمقتضائے عقل اسی کو کھانا چاہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میری تندرستی اسی میں ہے ،اسی طرح مومن جب یہ جان لیتا ہے کہ رسول کی تمام وہ باتیں جن کا وہ ہم کو حکم کرتے ہیں یا منع کرتے ہیں وہی ہیں جن میں ہماری دین ودنیا کی بھلائی ہے تو وہ تمام دنیا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترجیح دے کر ان کے حکموں کو بجالاتا ہے اور ان کی منع کی ہوئی باتوں سے بچتا ہے اور یہی وہ بات ہے جس کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوتا۔(1)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

2. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی علامتیں

پہلی علامت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار اور ملاقات کی شدید خواہش ہونا۔

دوسری علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں میں کامیابی سمجھنا، غیروں کے طریقوں میں ناکامی سمجھنا

تیسری علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، ناموس اور دین کی حفاظت کے لیے اپنی جان، مال کی قربانی دینا۔

چوتھی علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دورد شریف پڑھنا۔

پانچویں علامت: کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرنا۔

چھٹی علامت: جن لوگوں یا چیزوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبت تھی ان سے محبت کرنا، اور جو لوگ اور چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند تھیں ان کو ناپسند کرنا۔

ساتویں علامت: جن لوگوں جن چیزوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت تھی اس نسبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھنا ان کی رعایت رکھنا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پہلی علامت: آنحضرت ﷺ کے دیدار اور ملاقات کی شدید خواہش ہونا

سوال: حضور ﷺ سے محبت کرنے کی 7 علامات میں سے پہلی علامت کیا ہے؟

جواب: پہلی علامت: آنحضرت ﷺ کے دیدار اور ملاقات کی شدید خواہش ہونا۔(2)

ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ۔(3)

اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم لوگوں میں سے کسی پر وہ دن ضرور آئے گا۔ کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا اور میری زیارت کرنا اس کے لیے اپنے اس سارے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا جو ان کے پاس ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ۔(4)

مجھ سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ہر ایک کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش وہ اپنے اہل اور مال کے بدلے میں مجھے دیکھ لیتے۔

(1) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کے وقتِ رحلت کو سوچ کے رونا (5)

(2) جنت میں آنحضرت ﷺ کی رفاقت کے لیے حضرت ربیعہ کی فرمائش (6)

(3) موت کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی خوشی (7)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

دوسری علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں میں کامیابی، غیروں کے طریقوں میں ناکامی سمجھنا

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کی 7 علامات میں سے دوسری علامت کیا ہے؟

جواب: دوسری علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں میں کامیابی سمجھنا، غیروں کے طریقوں میں ناکامی سمجھنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ زندگی (سنت رسول) میں دنیا وآخرت کی کامیابی سمجھنا اور ان سے محبت کرنا، سر سے لیکر پیر تک اور زندگی کے ہر شعبہ میں، خوشی غمی کے ہر موقع پر اسی کو اپنانا اسی کو ترجیح دینا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کے خلاف غیروں کے طریقوں میں دنیا وآخرت کی ناکامی سمجھنا ان سے نفرت کرنا ان سے بچنا۔(8)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا بُنَيَّ "إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ. ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ. (9)

اے فرزند، اگر تم یہ کرسکتے ہو کہ صبح یا شام کسی وقت بھی تمہارے دل میں کسی کے لیے کھوٹ نہ رہے تو کر گذرو کیونکہ صاف سینہ رہنا یہ میرا طریقہ ہے اور جو میرے طریقہ کو پسند کرتا ہے وہ ضرور میری محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(1) حضرات انصار کا رکوع ہی میں چہروں کو کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دینا (10)

(2) شراب کے اعلان حرمت پر اس کا مدینہ کے گلیوں میں بہا دینا (11)

(3) صحابہ رضی اللہ عنہم کا تعمیل ارشاد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گھریلو گدھوں کے ابلتے ہوئے گوشت سمیت ہانڈیوں کو انڈیل دینا۔ (12)

(4) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں عورتوں کا دیواروں سے چمٹنا (13)

سوال: کیا گناہ گار کو بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہو سکتی ہے؟

جواب: جی گنہگار کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ۔ (14)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص تھا اس کا نام عبداللہ اور اس کا لقب حمار تھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراب پینے کے جرم میں ایک مرتبہ اس کے کوڑے لگانے کا حکم دے چکے تھے، ایک دن پھر اسی شکایت میں وہ دوبارہ گرفتار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوا پھر اس کے کوڑے لگائے جانے کا حکم دیا گیا کوڑے لگا دیئے گئے اس پر ایک شخص بولا یہ شراب کے مقدمہ میں کتنا کثرت سے گرفتار کر کے لایا جاتا ہے (اور باز نہیں آتا)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اے خدا تو اس پر لعنت فرما یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس پر لعنت مت برساؤ بخدا میں جانتا ہوں کہ یہ خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

تیسری علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، ناموس اور دین کی حفاظت کے لیے اپنی جان، مال کی قربانی دینا

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کی 7 علامات میں سے تیسری علامت کیا ہے؟

جواب: تیسری علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، ناموس اور دین کی حفاظت کے لیے اپنی جان، مال کی قربانی دینا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات عزت وناموس اور آپ کے دین کی حفاظت، نصرت اور دفاع کے لیے ہمہ وقت اپنی جان، مال، صلاحیتیں قربان کرنے کے لیے مستعد اور تیار رہنا۔

(1) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا معرکے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں جم کر لڑنے کا عزم:(15)

(2) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے گیارہ انصاریوں اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم کی فداکاری:(16)

(3) حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ کے لیے ڈھال بننا:(17)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چوتھی علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کی 7 علامات میں سے چوتھی علامت کیا ہے؟

جواب: چوتھی علامت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا۔

□ قرآنی ہدایت

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کے بارے میں قرآن کریم میں ہمیں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: قرآن کریم میں ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

(احزاب:56، کویتیہ، نبی، فقرۃ:34)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

□ درود شریف کا حکم

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا کب فرض اور کب واجب ہے؟

جواب: 1) پوری زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ درود پڑھنا فرض ہے، یہ فرض نماز میں درود پڑھنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔(18)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

2)اور جب سورۃ احزاب کی وہ آیت سنی جائے جس میں ایمان والوں کو درود پڑھنے کا حکم ہے اس وقت درود پڑھنا واجب ہے۔

3)اور جب مجلس میں حضور ﷺ کا نام سنا جائے تو اس وقت بھی واجب ہے، بعض حضرات تو یہ فرماتے ہیں جتنی مرتبہ سنا ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔(19)

❑ درود شریف کے فضائل

سوال: درود شریف پڑھنے کے کیا فضائل ہیں؟

جواب: 1)اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کا ثواب ملتا ہے۔ (احزاب: 56)

2)فرشتوں کے ساتھ موافقت ہو جاتی ہے۔(ایضاً)

3) 10 رحمتیں ملتی ہیں، 10 گناہ معاف ہوتے ہیں، 10 درجات بلند ہوتے ہیں۔(20)

4) پریشانیوں، غموں سے نجات ملتی ہے۔(21)

5)حضور ﷺ کا قرب ملتا ہے۔(22)

6) آپ ﷺ کی شفاعت ملتی ہے۔(23)

7)اس کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔(24)

❑ درود شریف پڑھنے کے مواقع/اوقات

سوال: احادیث میں کن موقعوں اور اوقات میں درود پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے؟

جواب 1)مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت 2)روضہ مبارک پر حاضری کے وقت

3) مجلس کے ختم پر 4) شب جمعہ اور جمعہ کے دن

5) صبح و شام 6) اذان کا جواب دینے کے بعد

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

7) دعا کے شروع اور آخر میں 8) ختم قرآن کے موقع پر

9) بیان، وعظ اور خطبہ کے وقت

10) تلبیہ کے بعد، حجر اسود کے استلام کے وقت، صفا و مروہ پر سعی کے وقت

11) رنج وغم کے وقت (25)

☐ درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

سوال: احادیث میں درود نہ پڑھنے پر کیا وعیدیں آئی ہیں؟

جواب: 1) جس شخص کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے اور وہ درود نہ پڑھے، اس کے لیے جبرئیل علیہ السلام کی ہلاکت اور بربادی کی بد دعا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس کی تائید ہے۔ (26)

2) اور ایسے شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخیل فرمایا۔ (27)

☐ مستند درود شریف

سوال: سب سے افضل اور مستند ترین درود شریف کون سا ہے؟

جواب: درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ (28)

سوال: کوئی چھوٹا سا کتابچہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول/مستند درود شریف کو یکجا کیا گیا ہو اس کا نام بتائیں؟

جواب: زاد الخلیل مکتبہ معہد الخلیل

سوال: آج کل عہد نامہ، درود تاج، درود ہزاروی، درود لکھی، دعا جمیلہ وغیرہ چھوٹی چھوٹی کتابوں کی شکل میں ملتی ہیں، کیا ان میں موجود فضائل قرآن وحدیث سے ثابت ہیں؟

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جواب: یہ درود نبی ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ سے منقول نہیں اور ان کے جو فضائل لکھے ہوتے ہیں وہ بھی من گھڑت ہیں۔(29)

المنبر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

پانچویں علامت: کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرنا

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کی 7 علامات میں سے پانچویں علامت کیا ہے؟

جواب: پانچویں علامت: کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرنا۔

(1) خود اللہ تعالیٰ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ کو اپنے تذکرہ کے ساتھ جوڑ دیا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوگا تو ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی تذکرہ ہوگا۔

(2) گزشتہ آسمانی کتابوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرے فرمائے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَـبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

(اعراف: 156-157)

اور جہاں تک میری رحمت کا تعلق ہے وہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چنانچہ میں یہ رحمت (مکمل طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو تقوی اختیار کریں، اور زکوۃ ادا کریں، اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھیں۔ جو اس رسول یعنی نبی امی کے پیچھے چلیں جس کا ذکر وہ اپنے پاس توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے جو انھیں اچھی باتوں کا حکم دے گا، برائیوں سے روکے گا، اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام قرار دے گا، اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے وہ طوق اتار دے گا جو ان پر لدے ہوئے تھے۔ چنانچہ جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لائیں گے اس کی تعظیم کریں گے اس کی مدد کریں گے، اور اس کے ساتھ جو نور اتارا گیا ہے اس کے پیچھے چلیں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔

حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت ہے:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی میں نے ان سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفات تورات میں آئی ہیں ان کے متعلق مجھے کچھ بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں! قسم اللہ کی! آپ ﷺ کی تورات میں بالکل بعض وہی صفات آئی ہیں جو قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ جیسے کہ اے نبی! ہم نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔ تم نہ بدخو ہو، نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور وغل مچانے والے، (اور تورات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ) وہ (میرا بندہ اور رسول) برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لے گا۔ بلکہ معاف اور درگزر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرالے، یعنی لوگ لا الہ الا اللہ نہ

کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو شنوا اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردے کھول دے گا۔(30)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود انجیل میں محمد ﷺ کی یہ صفات پڑھی ہیں کہ:

وہ نہ پست قد ہوں گے نہ بہت دراز قد، سفید رنگ دو زلفوں والے ہوں گے ان کے دونوں شانوں کے درمیان ایک مہر نبوت ہوگی، صدقہ قبول نہ کریں گے، گدھے اور اونٹ پر سوار ہوں گے، بکریوں کا دودھ خود دوہ لیا کریں گے، پیوند زدہ کرتہ استعمال فرمائیں گے اور جو ایسا کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہوتا ہے، وہ اسماعیل علیہ السلام کی ذریّت میں ہوں گے ان کا نام احمد ہوگا۔(31)

کتبِ سابقہ کے بڑے ماہر عالم حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے:

اللہ تعالیٰ نے زبور میں حضرت داود علیہ السلام کی طرف یہ وحی فرمائی کہ اے داود! آپ کے بعد ایک نبی آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا، میں ان پر کبھی ناراض نہ ہوں گا اور وہ کبھی میری نافرمانی نہ کریں گے اور میں نے ان کے لیے سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردی ہیں، ان کی امت امّتِ مرحومہ ہے، میں نے ان کو وہ نوافل دیئے ہیں جو انبیاء کو عطاء کی تھیں اور ان پر وہ فرائض عائد کیے ہیں جو پچھلے انبیاء پر لازم کیے گئے تھے، یہاں تک کہ وہ محشر میں میرے سامنے اس حالت میں آئیں گے کہ ان کا نور انبیاء علیہم السلام کے نور کی مانند ہوگا، اے داود میں نے محمد ﷺ اور ان کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے، میں نے ان کو چھ چیزیں خصوصی طور پر عطاء کی ہیں جو دوسری امتوں کو نہیں دی گئیں، اور یہ کہ خطا و نسیان پر ان کو عذاب نہ ہوگا، جو گناہ ان سے بغیر قصد کے صادر ہوجائے گا وہ اس کی مغفرت مجھ سے طلب

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کریں تو میں معاف کردوں گا، اور جو مال وہ اللہ کی راہ میں بطیب خاطر خرچ کریں گے تو میں دنیا ہی میں ان کو اس سے بہت زیادہ دے دوں گا، اور جب ان پر کوئی مصیبت پڑے اور وہ **اناللہ وانا الیہ راجعون** کہیں تو میں ان پر اس مصیبت کو صلوٰۃ ورحمت اور جنت کی طرف ہدایت بنادوں گا۔ وہ جو دعا کریں گے میں قبول کروں گا، کبھی اس طرح کہ جو مانگا ہے وہی دے دوں گا اور کبھی اس طرح کہ اس دعا کو ان کی آخرت کا سامان بنادوں گا۔**(32)**

(3) قرآن کریم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکروں سے بھرا پڑا ہے۔

اسم مبارک کا ذکر: اسم مبارک **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔قرآن مجید میں اس کی صراحت 4 جگہ آئی ہے۔**(33)**

قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا نام احمد ملتا ہے:(صف:6)ان دو اسماء کے علاوہ صفاتی نام قرآن مجید میں زیادہ آئے ہیں؛

(1)شَاہِدُ (احزاب:45،فتح:8،مزمل:15) **(2)سِرَاجٌ مُنِیر** (احزاب:46)

(3)مُنْذِر (رعد:7،ص:4-65،ق:2،نازعات:45) **(4)نَذِیر**

(مائدۃ:19، اعراف:184، اعراف:188،ہود:2-12،حج:49،شعریٰ:115،قصص:46،عنکبوت:50، سجد:3،سبا:46،فاطِر:23-24،ص:70،احقاف:9،ذاریات:50-51،ملک:26)

(5)بَشِیر (مائدۃ:19،اعراف:188،ہود:2) **(6)مُبَشِّر** (فتح:8،احزاب:45) **(7)دَاعِیِ الیٰ اللہ** (احزاب:45) **(8)مُزَّمِّل** (مزمل:1) **(9)مُدَّثِّر** (مدثر:1) **(10)مُذَکِّر** (غاشیۃ:21)

یہ سارے اسماء صفاتی تو وہ ہیں جن میں سے ہر ایک بعینہٖ قرآن مجید میں آچکا ہے۔باقی کچھ اور نام بھی ہیں جو براہِ راست تو وارد نہیں ہوئے ہیں۔لیکن قرآن مجید کی عبارتوں سے ماخوذ ومستنبط کیے جاسکتے ہیں۔مثلاً: **(11)مصطفیٰ(12)مجتبیٰ،(13)مطاع،**

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(14) صادق، (15) امین، (16) مبلغ، (17) معلم، (18) مزکی، (19) مرسل وغیرہا۔

اور ان سب کے علاوہ دو اسماء ایک (20) الرسول کا اطلاق تو اس کثرت سے حضرت محمد ﷺ کی ذات پر ہوا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا بھی آسان نہیں۔ اسی سلسلے میں ایک اور لفظ کا ذکر ضروری ہے۔ جو اپنے لغوی مفہوم کے لحاظ سے تو عام ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی تکریم وتشریف خصوصی کے موقع پر اس تکرار سے آیا ہے کہ اگر اسے آپ ﷺ کا ایک لقب خصوصی قرار دیا جائے تو کچھ بیجا نہیں۔ وہ لفظ ہے، (21) عبد (اسراء:1)

اسماء صفاتی میں سے دو ایسے بھی ہیں، جو ایک طرف تو کھلے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے لیے استعمال ہوئے ہیں اور دوسری طرف وہ اسماء حسنیٰ باری تعالیٰ میں بھی داخل ہیں۔ وہ نام ہیں (22) رؤف اور (23) رحیم (توبۃ:128) صیغہ معرفہ میں ال کے اضافہ کے ساتھ تو یہ الرؤف والرحیم اسماء الٰہی میں ہیں۔

نسب: پہلی روشنی نسب مبارک کے سلسلہ میں قرآن مجید سے یہ پڑتی ہے کہ آپ ﷺ یتیم تھے۔ (ضحیٰ:6)

آپ کا نسل ابراہیمی سے ہونا قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ بلکہ آپ ﷺ تو ثمرہ ہی تھے۔ عین دعائے ابراہیمی کا۔ (بقرۃ:128)

وطن: قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے مقام بکۃ (مکہ/ البلد الامین البلد الحرام ام القریٰ) کا تذکرہ موجود ہے۔ (آل عمران:10)

حضور ﷺ کے دارِ ہجرت مدینہ منورہ کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ (احزاب:8)

مشاغل: حضور ﷺ کے روزانہ کے مشاغل (تعلیم وتبلیغ، تزکیہ نفس) کا تذکرہ قرآن

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کریم میں موجود ہے۔ (بقرۃ:129-151،آل عمران:164،جمعہ:2)

ہجرت: حضور ﷺ کی ہجرت کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔(توبہ:6)

غزوات: حضور ﷺ کے غزوات کا ذکر بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔غزوہ بدر (آل عمران:13،انفال:2)غزوہ احد۔(آل عمران:13)غزوہ بدر ثانیہ۔(آل عمران:18)غزوہ بنونظیر۔(حشر:1)غزوہ بنی قینقاع۔(حشر:3)غزوہ بنی قریظہ۔(انفال:7)غزوہ احزاب۔(احزاب:2)غزوہ حدیبیہ۔(فتح:3)غزوہ خیبر۔(فتح:2)غزوہ فتح۔(فتح:1)غزوہ حنین۔(توبہ:4)غزوہ تبوک۔(توبہ:11)

(4) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس میں بھی حضور ﷺ کے تذکرے ہوتے تھے، بچوں کی تربیت بھی حضور ﷺ کی سیرت اور واقعات کے ذریعے کی جاتی تھی۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے صاحبزادے حضرت علی اور اپنے شاگرد حضرت عکرمہؒ سے فرمایا:

انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: »وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الجَنَّةِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الفِتَنِ. **(34)**

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ہم گئے دیکھا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باغ کو درست کررہے تھے، ہم کو دیکھ کر آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے، پھر ہم سے

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حدیث بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھاتے لیکن عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا اور ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: افسوس! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ جسے عمار جنت کی دعوت دیں اور وہ جماعت عمار کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔ (35)

ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک پالان خریدا۔ پھر انہوں نے میرے والد سے کہا کہ اپنے بیٹے کے ذریعے اسے میرے ساتھ بھیج دو۔ براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا اور میرے والد اس کی قیمت کے روپے پرکھوانے لگے۔ میرے والد نے ان سے پوچھا اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ سنایئے جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار ثور سے ہجرت کی تھی تو آپ دونوں نے وہ وقت کیسے گزارا تھا؟ (اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا پورا واقعہ بیان کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موقع محل کو غنیمت جان کر اپنے بچوں کے سامنے حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے واقعات کا تذکرہ فرماتے تھے)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

چھٹی علامت: جن لوگوں یا چیزوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبت تھی ان سے محبت کرنا، اور جو لوگ اور چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند تھیں ان کو ناپسند کرنا

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کی 7 علامات میں سے چھٹی علامت کیا ہے؟

جواب: چھٹی علامت: جن لوگوں یا چیزوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبت تھی ان سے محبت کرنا، اور جو لوگ اور چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند تھیں ان کو ناپسند کرنا۔

- **حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہننے اور کھانے کی چیزوں سے محبت کرنا**

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رأيتُ رسولَ الله ﷺ يَلْبِسُ النِّعالَ السِّبْتِيَّةَ وهي التي ليس عليها شَعْرٌ ويتوضأ وأنا أُحِبُّ أن أَلْبَسَها ۔(36)

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی چپل پہنے دیکھا تھا جس پر بال نہ ہوا کرتے تھے اس لیے مجھے بھی ایسے ہی چپل پہننا پسند ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أنَّ خياطاً دَعَا رسول الله ﷺ لطعام صَنَعَه، قال أنس: فذهبتُ مَعَ رسول الله ﷺ إلى ذلك الطعام، فقرَّب إلى

رسول الله ﷺ خبزاً من شعير ومَرَقاً فيه دُبَّاء وقديد، قال أنس: فرأيتُ رسول الله ﷺ يَتتبَّعُ الدُّبَاءَ من حَوَالى الصحْفَةِ، فلم أزَلْ أُحِبُّ الدُّباءَ من يومئذٍ۔ (37)

ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کچھ کھانا تیار کیا اور آپ کی دعوت کر دی، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانے پر گیا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں لوکی اور گوشت کے ٹکرے پڑے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوکی کے ٹکڑے پیالے میں چاروں طرف تلاش کر رہے ہیں بس اسی دن سے لوکی مجھے محبوب ہوگئی۔

صحابہ کرام کو جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہر چیز سے محبت ہوگئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اسلام لانے کے بعد حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لیے خوشی کا باعث نہیں تھی لیکن آج کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپ کی عزت سے زیادہ میرے لیے خوشی کی وجہ نہیں ہے۔ (38)

- **عربی زبان اور اہل عرب سے محبت کرنا۔** (ترجمان السنۃ: 1/357)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَحِبُّوا الْعَرَبَ لثلاث: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ۔ (39)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

عرب سے تین باتوں کی وجہ سے محبت رکھو اس لیے کہ میں عربی ہوں، اس لیے کہ قرآن عربی میں ہے اس لیے کہ اہلِ جنت کی گفتگو بھی عرب زبان میں ہوگی۔

● آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا، دین دشمن، صحابہ دشمن سے بغض کرنا۔(40)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔(41)

میرے صحابہ کے بارے میں خدا کا خوف رکھنا اور میرے بعد ان کو ہدفِ ملامت نہ بنانا (یاد رکھو) جو ان سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے محبت رکھے گا اور جو اُن سے بغض رکھے گا وہ میری وجہ سے بغض رکھے گا، جو ان کو تکلیف دے گا اس نے گویا مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا تعالیٰ کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا تو قریب ہے کہ وہ گرفت کر لے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ۔(42)

انصار سے کوئی محبت نہیں رکھے گا مگر مؤمن اور کوئی ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق جو اُن سے محبت رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا۔ اور جو اُن سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض

رکھے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ۔ (43)

آنحضرت ﷺ نے چند بچوں اور عورتوں کو ایک شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ گواہ ہے تم لوگ مجھے بہت ہی محبوب ہو۔

مہاجرین تو آنحضرت ﷺ کا قبیلہ وخاندان تھے، انصار نے غیر ہو کر جو آپ ﷺ کی مدد کی اس میں خدا کے رسول ﷺ سے محبت کے سوا اور کیا جذبہ ہو سکتا تھا، اس لیے ہر موقعہ پر آپ ﷺ بھی ان سے محبت آمیز کلمات فرما کر ان کی ہمت افزائی فرمایا کرتے اور یہ بتلایا کرتے تھے کہ خدا کے رسول ﷺ کو ان کی اس جانثاری کی کتنی قدر ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے:

ابوبکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس سے گزرے، دیکھا کہ تمام اہل مجلس رو رہے ہیں، پوچھا آپ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟ مجلس والوں نے کہا کہ ابھی ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس کو یاد کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے (یہ آپ ﷺ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے) اس کے بعد یہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، بیان کیا کہ اس پر آپ ﷺ باہر تشریف لائے، سر مبارک پر کپڑے کی پٹی بندھی ہوئی تھی، راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور اس کے بعد پھر کبھی منبر پر

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

آپ تشریف نہ لا سکے، آپ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ, فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ .

میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم و جان ہیں، انہوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کی ہیں لیکن اس کا بدلہ جو انہیں ملنا چاہیے تھا، وہ ملنا ابھی باقی ہے، اس لیے تم لوگ بھی ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کی قدر کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرتے رہنا۔(44)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔(45)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے کاندھے پر ہیں اور ان کے لیے آپ یہ دعا فرمارہے ہیں اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ: أَيْنَ لُكَعُ - ثَلَاثًا - ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ۔ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ (وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ) فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ۔(46)

میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ نبی کریم ﷺ واپس ہوئے تو میں پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا بچہ کہاں ہے۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ حسن بن علی کو بلاؤ۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ رہے تھے اور ان کی گردن میں (خوشبودار لونگ وغیرہ کا) ہار پڑا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا کہ (آپ حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگانے کے لیے) اور حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا اور وہ نبی کریم ﷺ سے لپٹ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور ان سے بھی محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ مجھے پیارا نہیں تھا۔

قرآن کریم میں ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (مجادلة:22)

جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، ان کو تم ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ ان سے دوستی رکھتے ہوں، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے یا ان

کے بھائی یا ان کے خاندان والے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے، اور اپنی روح سے ان کی مدد کی ہے، اور انھیں وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے ہیں۔ یہ اللہ کا گروہ ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔

- **دنیا سے بے رغبتی اور فقر کی زندگی کو ترجیح دینا۔(47)**

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ لَهُ: انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ، قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. (48)

ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں آپ سے محبت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھ کیا کہتا ہے، اس نے پھر کہا خدا کی قسم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں، تین بار کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو سچ بولتا ہے تو پھر فقر و محتاجی کا ٹاٹ تیار رکھو اس لیے کہ فقر مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے کہ اتنا تیز سیلاب کا پانی بھی اپنے بہاؤ کے رخ پر نہیں جاتا۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ سے دعویٰ محبت رکھتا ہے اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ آپ کی ہم رنگ زندگی اختیار کرے، اپنا پیٹ کاٹ کے بھوکوں کو کھانا کھلا دے اور خود بھوکا رہ جائے، پانی دوسرے پیاسوں کو پلا دے اور خود پیاسا

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رہ جائے، اپنی سواری دوسرے ضرورت مند پیادہ کو دیدے اور خود پیدل چلے، غرض اپنا مال واسباب سب دوسروں کو تقسیم کرڈالے ان کو غنی بنادے اور خود فقیر بن جائے۔ حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت رکھنے والے فقیر ہی ہوتے ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ دوسروں کی ہمدردی میں وہ اپنی زندگی خود فقیرانہ بنالیتے ہیں، دنیا میں ہر غمزدہ کا غم ان کے لیے موجب غم ہوتا ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ دوسرے بھوکے ہوں یہ شکم سیر، دوسرے پیاسے ہوں یہ سیراب، دوسرے ننگے پھریں اور یہ لباس فاخرہ پہنیں، اب اگرکوئی شخص اتنا وسیع ظرف رکھتا ہے کہ وہ اپنی تمام راحت ورفاہت کو دوسروں پر قربان کردے تو بیشک اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنا چاہیے۔ اب اگوکوئی باہمت ہے تو آئے اور اس میدان میں قدم رکھے ورنہ اپنے دعوے میں سچا نہیں سمجھا جاسکتا۔(49)

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ساتویں علامت: جن لوگوں جن چیزوں کو حضور ﷺ سے نسبت تھی اس نسبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھنا ان کی رعایت رکھنا

سوال: حضور ﷺ سے محبت کرنے کی 7 علامات میں سے پہلی علامت کیا ہے؟

جواب: ساتویں علامت: جن لوگوں جن چیزوں کو حضور ﷺ سے نسبت تھی اس نسبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھنا ان کی رعایت رکھنا۔

حضور ﷺ کی نسبت کی وجہ سے حضور ﷺ کے مہمان کا خیال رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، يَرْحَمُهُ اللهُ؟ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: ضَيْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا، قَالَتْ: وَاللهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ،

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وَتَعَالَىٰ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَوْ ضَحِكَ - مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ الحشر: 9۔(50)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب خود (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں فاقہ سے ہوں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ازواج مطہرات کے پاس بھیجا (کہ وہ آپ کی دعوت کریں) لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نے کہ کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا۔اس پر ایک انصاری صحابی (ابوطلحہ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آج میرے مہمان ہیں پھر وہ انہیں اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس اس وقت بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا اگر بچے کھانا مانگیں تو انہیں سلا دو اور یہ چراغ بھی بجھا دو، آج رات ہم بھوکے ہی رہ لیں گے۔ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں (انصاری صحابی) اور ان کی بیوی (کے عمل) کو پسند فرمایا۔ یا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ مسکرایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یعنی اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حضور ﷺ کی دی ہوئی معمولی چیز کو بھی بہت بڑا سمجھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي۔ (51)

ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں دیں۔ مجھے بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ان میں ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ اس کو چبانا مجھ کو مشکل ہو گیا۔

حضور ﷺ سے سسرالی نسبت قائم کرنے کے لیے شادی کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم سے شادی کر لی تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو فرما رہے ہیں تم مجھے مبارکباد کیوں نہیں دیتے ہو؟ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن میرے سسرالی رشتہ اور میرے نسب کے علاوہ ہر سسرالی رشتہ اور ہر نسب ٹوٹ جائے گا (اور اس شادی سے مجھے حضور ﷺ کا سسرالی رشتہ حاصل ہو گیا ہے اس لیے مجھے مبارکباد دو)۔ (52)

حضور ﷺ سے نسبت کی وجہ سے غلاموں اور باندیوں کو آزاد کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَتَسَامَعَ - تَعْنِي النَّاسَ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ، فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ، فَأَعْتَقُوهُمْ،

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

وَقَالُوا: أَصْهَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا. أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ. (53)

جب لوگوں نے ایک دوسرے سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جویریہ سے شادی کر لی ہے تو بنی مصطلق کے جتنے قیدی ان کے ہاتھوں میں تھے سب کو چھوڑ دیا انہیں آزاد کر دیا، اور کہنے لگے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرال والے ہیں، ہم نے کوئی عورت اتنی برکت والی نہیں دیکھی جس کی وجہ سے اس کی قوم کو اتنا زبردست فائدہ ہوا ہو، ان کی وجہ سے بنی مصطلق کے سو قیدی آزاد ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. (54)

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے:

ذَهَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ، لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. (55)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بنی زہرہ کے چند لوگوں کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بنی زہرہ کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آتی تھیں کیونکہ ان لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت تھی۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حضور ﷺ سے نسبت کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو آنے کی اجازت دینا

ایک روایت میں آتا ہے:

اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ، قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ، قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللهِ، وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ، وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ، فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا۔ (56)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے، جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے پاس آنے کی اجازت چاہی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ میری تعریف نہ کرنے لگیں۔ کسی نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں اور خود بھی عزت دار ہیں (اس لیے آپ کو اجازت دے دینی چاہئے) اس پر انہوں نے کہا کہ پھر انہیں اندر بلا لو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کے نزدیک اچھی ہوں تو سب اچھا ہی اچھا ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان شاء اللہ آپ اچھی ہی رہیں گی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا نبی کریم ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا اور آپ کی براءت (قرآن

مجید میں) آسمان سے نازل ہوئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے۔ محترمہ نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے تھے اور میری تعریف کی، میں تو چاہتی ہوں کہ کاش میں ایک بھولی بسری گمنام ہوتی۔

حضور ﷺ کے کسی قبیلہ کی تعریف کی وجہ سے اس قبیلہ کے لوگوں کو دوسروں پر فوقیت دینا

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

> ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ (مشہور صحابی) تشریف لائے اور کہا: ابوعبدالرحمٰن! کیا یہ نوجوان لوگ (جو تمہارے شاگرد ہیں) اسی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کسی سے تلاوت کے لیے کہوں؟ انھوں نے فرمایا کہ ضرور۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: علقمہ! تم پڑھو، زید بن حدیر بولے آپ علقمہ سے تلاوت قرآن کے لیے فرماتے ہیں حالانکہ وہ ہم سب سے اچھے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث سنا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے تمہاری قوم کے حق میں فرمائی تھی۔ **(57)**

علقمہ نخع قبیلہ سے تھے۔ ان کے قبیلہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ ﷺ نخع قبیلہ کے لیے دعا کر رہے تھے اور ان کی تعریف کر رہے تھے، یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ میں اس قبیلہ کا ہوتا۔ **(58)**

اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو دوسروں پر فوقیت دی۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

3. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت کے صحیح طریقے

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے اظہار کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: محبوب کے لحاظ سے محبت کا اظہار کیا جاتا ہے، انسان کو اپنے والدین سے بھی محبت ہوتی ہے اور اولاد سے بھی، استاذ اور شیخ سے بھی محبت ہوتی ہے اور شاگردو مرید سے بھی، شوہر و بیوی بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور دوستوں میں بھی باہم محبت کا تعلق ہوتا ہے، لیکن ہر جگہ اظہارِ محبت کا ایک انداز نہیں ہوتا۔

اظہار محبت میں تین باتوں کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے:

پہلی بات: محبوب کا مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھنا

اظہار محبت میں محبوب کے مقام و مرتبہ کا لحاظ بے حد ضروری ہے، ایک شخص اپنے بچوں سے پیار کرتے ہوئے محبت کے جو بول بولتا ہے اور جو طریقہ کار اختیار کرتا ہے اگر وہی الفاظ اپنے ماں باپ سے کہے اور وہی طریقہ ان کے ساتھ اختیار کرے تو یہ محبت کے بجائے بے ادبی اور گستاخی ہو جائے گی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے اظہار میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبے کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا لحاظ نہیں رکھتے ہیں، جیسے:

- نعت، شعر و شاعری: جیسے بعض شعراء نعتیہ اشعار کچھ اس طرح کہتے اور پڑھتے ہیں کہ جیسے اپنی محبوبہ کی تعریف کر رہے ہوں اور اس کے سراپا کا نقشہ کھینچ رہے ہوں، ظاہر

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ہے کہ یہ اظہار محبت کا ناشائستہ طریقہ ہے۔ سوچیے کیا یہ بے ادبی نہیں ہے؟ (59)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں نعتیہ کلام کہنا یا شعر لکھنا یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ہر کس و ناکس اس پر اقدام کی جرأت کر سکے یہ بہت حساس اور نازک مقام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جب نعت کا ارادہ کرتے ہیں تو باجود صحابی رسول، عاشق رسول اور شاعر رسول ہونے کے ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس معاملہ میں جلدی نہ کرو بلکہ پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سیکھ لو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قریش کی ہجو کرو کیونکہ ہجو ان کو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ ناگوار ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ قریش کی ہجو کرو۔ انہوں نے ہجو کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ آئی۔ پھر سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ پھر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ جب سیدنا حسان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ تم پر وہ وقت آ گیا کہ تم نے اس شیر کو بلا بھیجا جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی اپنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا کہ قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے میں کافروں کو اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے حسان! جلدی مت کر! کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی ہیں، تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔ پھر حضرت حسان بن ثابت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر اس کے بعد لوٹے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! سیدنا

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب مجھ سے بیان کر دیا ہے، قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش میں سے ایسا نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان سے فرماتے تھے کہ روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ حسان نے قریش کی ہجو کی تو مومنوں کے دلوں کو شفاء دی اور کافروں کی عزتوں کو تباہ کر دیا۔ (60)

دوسری بات: محبوب کی پسند و ناپسند کا خیال کرنا

کسی شخص کو جو چیز پسند نہ ہو آپ اس کی پسند و ناپسند کی پرواہ کیے بغیر اس کی ناپسندیدہ چیز بطور اظہار محبت کے اس کے سامنے پیش کر دیں تو یا تو اسے بے وقوفی سمجھا جائے گا یا تمسخر۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے اظہار میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند و ناپسند کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند ناپسند کا لحاظ نہیں رکھتے ہیں، جیسے:

- **مبالغہ آرائی:** کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جن کا ذکر نہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور نہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ بلکہ بعض لوگ تو اس بارے میں اس حد تک بے اعتدالی کا شکار ہوتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایسی صفات کا ذکر کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں۔ اگر ان حضرت کو ایسی بے اعتدالی سے منع کیا جائے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کے دعوے کو اپنی بے اعتدالی کے لیے وجہ جواز قرار دیتے ہیں اور منع کرنے والوں

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کو الزام دیتے ہیں کہ ان کے دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی ہیں۔ اور وہ خود اس حقیقت سے چشم پوشی کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تعریف میں مبالغہ آرائی، دروغ گوئی اور اس بات سے شدت سے روکا کہ آپ کے لیے ایسی صفات ذکر کی جائیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مختص ہیں۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

> میری تعریف میں اس طرح مبالغہ آرائی نہ کرنا جس طرح نصرانیوں نے ابن مریمؑ کی تعریف میں مبالغہ آرائی کی۔ درحقیقت میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ تم (میرے بارے میں) کہو: اللہ کا بندہ اور رسول۔**(61)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:

> **ماشاء اللہ وشئت۔** (وہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا اور آپ چاہیں گے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تونے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا ہے؟ (اس کی بجائے یہ) کہو: **ماشاء اللہ وحدہ** (وہ ہوگا جو تنہا اللہ تعالیٰ پسند کرے گا)**(62)**

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

> میری شادی کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہمارے ہاں) تشریف لائے۔ دو ننھی بچیاں جنگ بدر میں قربان ہونے والے میرے رشتہ داروں کے بارے میں اشعار پڑھ رہی تھیں۔ اسی دوران انہوں نے کہا: **وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَافِي غَدٍ** (ہم میں ایک ایسا نبی ہے جو کل کو ہونے والی بات سے آگاہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہہ رہی ہو؟ ایسے مت کہو۔ جو کچھ کل ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں

جاننا۔(63)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بعض دعوے دار آپ کی قسم کھاتے ہوئے کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ، رسول اللہ کی قسم ۔ وہ اس بات کو فراموش کردیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔(64)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں تشریف لاتے تو ہمارا جی چاہتا تھا کہ احترام میں اٹھ کھڑے ہوں لیکن ہم ایسا کرتے نہیں تھے اس لیے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں تھی۔(65)

لہٰذا ہمیں محبت ،عقیدت کے اظہار میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ومرتبہ اور پسند وناپسند کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔(66)

تیسری بات: محبوب کی اطاعت کرنا

کسی سے محبت کا دعویٰ کرکے اس کی محبت کے زبانی قصیدے پڑھنا لیکن اس کی بات بالکل نہ ماننا اطاعت نہ کرنا ایسے شخص کے محبت کے دعوی کو جھوٹا دعویٰ سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اظہار محبت صرف زبانی نہ ہو بلکہ اپنے عمل سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت کرکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا ثبوت دیا جائے۔

عرب کا ایک شاعر کہتا ہے:

تَعْصِیْ الرَّسُوْلَ وأنتَ تُظهِر حُبَّهٗ هٰذا مُحَالٌ فِی الْقِیَاسِ بَدِیْعٌ
لَوْ کَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لأطعتَهٗ إنَّ الْمُحِبَّ لِمَن یُّحِبُ مُطِیْعٌ

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ يَبْتَدِيْكَ بِنِعْمَةٍ مِنْهُ وَأَنْتَ لِشُكْرِ ذٰلِكَ مُضِيْعٌ

تم رسول کی نافرمانی بھی کرتے ہو اور اظہار محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو، یہ حقیقت میں محال اور عقل سے بہت دور کی بات ہے۔

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اس کی اطاعت کرتے، اس لیے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

وہ ہر دن اپنی نعمت سے تمہارے دن کی شروعات کرتا ہے اور تم ناشکری کی وجہ سے ان نعمتوں کو ضائع کرنے والے ہو۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: " يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا، وَقَبْرِي ". فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا ۔(67)

جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو ان کو وصیتیں کرتے ہوئے گئے، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے جا رہے تھے، آپ ﷺ نے اپنی گفتگو سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: معاذ! ممکن ہے کہ اس سال کے بعد تمہاری مجھ سے ملاقات نہ ہو سکے اور ہو سکتا ہے کہ تم میری اس مسجد یا قبر کے پاس سے گزرو۔ رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے خیال سے رنجیدہ ہو کر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

روپڑے، پھر آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے فرمایا:
سب لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے، جوتقویٰ کی صفت سے متصف ہوں، وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ: مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جب مدینہ طیبہ جانا ہوتا، اور روضۂ اقدس پر سلام عرض کرنے کے لیے حاضری ہوتی تو عام معمول یہ تھا کہ مواجہہ شریف کی جالیوں سے کافی فاصلے پر ایک ستون کے قریب سراپا ادب بن کر سر جھکائے کھڑے رہتے، اور اس سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اسی ستون کے قریب کھڑا تھا، دل میں شوق پیدا ہوا کہ آگے بڑھ کر مقدس جالیوں کے قریب تک پہنچ جاؤں، لیکن ہمت نہ ہوئی اس پر حسرت سی ہونے لگی کہ لوگ آگے تک چلے جاتے ہیں، اور میں دور کھڑا ہوں، اسی دوران یہ محسوس ہوا کہ روضۂ اقدس سے یہ آواز آرہی ہے، کہہ دو کہ جو شخص ہماری سنتوں کا اتباع کرتا ہے وہ ہم سے قریب ہے خواہ بظاہر کتنا دور ہو، اور جو شخص ہماری سنت کا متبع نہیں وہ ہم سے دور ہے، خواہ وہ ہماری جالیوں سے چمٹ کر کھڑا ہو۔(68)

سوال: عمل اور کردار سے حضور ﷺ سے محبت کے اظہار کے 5 طریقوں کی وضاحت کریں۔

جواب: (1) اتباع سنت: حضور ﷺ کی سنتوں کا عملی نمونہ بننے کی کوشش کریں، عبادات، معاملات اور ہر شعبہ زندگی کی تحقیق کرکے اپنی اور دوسروں کی زندگی میں لانے کی کوشش کریں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) سیرت وسنت کی تعلیم وتعلم: رسول اللہ ﷺ سے اظہار محبت کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ہم لوگ پورے سال میں اور خاص کر ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ کے پڑھنے اور اپنی نئی نسل تک اس کو پہنچانے کا اہتمام کریں، ہم خود بھی ان کا مطالعہ کریں اور اپنے مطالعہ کو نئی نسل تک پہنچائیں، خواتین اور بچوں کو سنائیں۔

آج صورت حال یہ ہے کہ مسلمان نوجوانوں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبہ وطالبات کو رسول اللہ ﷺ کی پاک اولاد اور پاک بیویوں کے نام تک یاد نہیں، اگر ان سے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام دریافت کیا جائے تو چاروں خلفاء کے بعد کم لوگ ہوں گے جو کسی پانچویں صحابی کا نام بتاسکیں، خود رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے دس بیس واقعات بھی ان کو معلوم نہیں ہیں، کیا یہ بات محبت کے تقاضے میں داخل نہیں کہ انسان اپنے محبوب کو جانے، پہچانے اور دوسروں سے اس کا تعارف کرائے؟

(3) دعوت وتبلیغ: اظہار محبت کی تیسری صورت یہ ہے کہ ہم غیر مسلموں تک رسول اللہ ﷺ کے حالات اور آپ کی انسانیت نواز تعلیمات کو پہنچائیں، اس وقت مغرب کی جانب سے منظم کوشش کی جارہی ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کی جائیں، آپ ﷺ کی توہین کے لیے مختلف حربے استعمال کیے جارہے ہیں، جب اس طرح کے واقعات پیش آتے ہیں تو ہم لوگ احتجاج کرتے ہیں اور ہم اس احتجاج میں حق بجانب بھی ہیں لیکن یہ اس مسئلہ کا پائیدار اور مستقل حل نہیں ہے، اس کا اصل حل یہ ہے کہ غیر مسلموں تک رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پہنچائی جائے۔

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(4) کثرت درود: اظہار محبت کی چوتھی صورت جس کی خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب دی ہے درود شریف کی کثرت ہے، گھروں میں ایسا ماحول بنایئے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں، ہر مسلمان خاندان طے کرلے کہ کم سے کم ہر ماہ ہم سب ملکر ایک لاکھ دفعہ درود شریف پڑھیں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا اظہار ہوگا۔

اگر ہم سیرت کا پیغام مسلمانوں تک پہنچا کر، غیر مسلموں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے واقف کرا کر اور درود شریف کی کثرت کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و تعلق کا اظہار کریں تو یہ اظہار محبت کی کتنی بہتر، مفید اور ثمر آور صورت ہوگی؟ (69)

(5) پیر کے دن کا روزہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیر کے دن پابندی سے روزہ رکھنے سے متعلق دریافت کیا گیا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن اہتمام سے روزے کیوں رکھتے ہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ - أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ۔ (70)

یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اس میں میری بعثت ہوئی اور مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے دن اہتمام سے روزے رکھنے کی ایک اہم وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس دن میری ولادت باسعادت ہوئی اور اسی دن مجھے شرفِ نبوت سے مشرف کیا گیا اس لیے بطورِ شکرانہ میں اس دن کا روزہ رکھتا ہوں۔

لہٰذا تعصب سے بالاتر ہوکر انصاف کی نظر سے دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ولادتِ باسعادت پر خوشی منانے اور شکر بجالانے کے لیے سال میں صرف ایک دن یعنی 12 ربیع الاول کا انتخاب نہیں فرمایا بلکہ سال میں 52 مرتبہ آنے والے 52 پیر

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کے دنوں کا انتخاب فرمایا اور خوشی منانے اور شکر بجالانے کا طریقہ بھی لوگوں کی صوابدید پر نہیں چھوڑا بلکہ روزہ رکھ کر ولادت باسعادت پر شکر بجالائے، لہٰذا ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار اور شکر بجالانے کا درست طریقہ یہ ہے کہ پورے سال پیر کے دن روزے رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

❑ اظہار محبت کے مروجہ طریقے اور ان کی شرعی حیثیت

- **ماہ ربیع الاول کی من گھڑت فضیلتیں بیان کرنا**

سوال: کیا ربیع الاول کے مہینے کی کوئی فضیلت صراحتاً قرآن وحدیث میں آئی ہے؟

جواب: ربیع الاول کی منفرد شان: اس مہینے کی کوئی فضیلت صاف طور پر اگرچہ قرآن وحدیث میں مذکور نہیں لیکن یہ بات مسلم ہے کہ اس مہینے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، لہٰذا آپ کی ولادت کا مہینہ ہونے کی وجہ سے یہ بڑی برکت، فضیلت اور منفرد شان کا حامل ہے جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا مکان اسی وجہ سے محترم ہے کہ وہ آپ کی ولادت مبارکہ کی جگہ ہے اسی طرح وہ مہینہ بھی مشرف ومعظم ہے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی ہے۔ **(71)**

سوال: ماہ ربیع الاول کے آغاز کی خوشخبری سے متعلق عوام میں جو حدیث مشہور ہے اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: ماہ ربیع الاول کے آغاز کی خوشخبری سے متعلق عوام میں یہ حدیث مشہور ہے:
جو شخص کسی دوسرے کو ماہ ربیع الاول کی آمد کی خوشخبری سب سے پہلے دے گا تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

یہ ہرگز حدیث نہیں بلکہ ایک من گھڑت بات ہے، اس لیے اس کو حدیث سمجھنا یا اس کو آگے پھیلانا ہرگز جائز نہیں بلکہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کے زمرے

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

میں آتا ہے جس پر شدید وعید وارد ہوئی ہے۔(72)

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کس مہینہ اور کس دن ہوئی؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت بالاتفاق ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن ہوئی۔(73)

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت میں محدثین، مؤرخین کی کیا کیا رائے ہیں اور راجح رائے کیا ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت میں محدثین اور مؤرخین کی مختلف رائے ہیں:

2 ربیع الاول

8 ربیع الاول

9 ربیع الاول (74)

12 ربیع الاول (75)

راجح رائے 8 ربیع الاول کی ہے۔(76)

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ وفات میں بھی مختلف رائے ہیں؟

جواب: جی ہاں!

(1) پیر 11 ربیع الاول (2) اکثر کے نزدیک پیر 12 ربیع الاول۔(77)

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور وفات کی تاریخ میں مختلف رائے کیوں ہوئیں؟

جواب: اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور وفات کی متعین تاریخ سے امت کے لیے کوئی خاص خوشی یا غمی کا حکم وابستہ نہیں تھا اس لیے اس کی حفاظت کا خدا کی طرف سے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کرایا گیا اگر آپ کی تاریخ

ولادت یا تاریخ وفات سے کوئی حکم یا عمل وابستہ ہوتا (جیسا کہ آج کل عید میلاد کے نام سے جشن کا اہتمام ہوتا ہے) تو یہ اختلاف موجود نہ ہوتا۔

سوال: حضور ﷺ کی ولادت اور وفات ایک ہی مہینہ میں ہوئی کیا اس میں کوئی حکمت تھی؟

جواب: جی ہاں! علماء نے اس کی یہ حکمت بیان کی ہے کہ کوئی شخص اس مہینہ میں آپ کی ولادت کے سبب نہ تو یوم العید (جشن کا دن) منائے اور وفات کی وجہ سے نہ یوم الحزن (سوگ کا دن) سمجھے کیونکہ اگر کوئی اس روز جشن منانا چاہے تو آپ کے وصال کا خیال اس خوشی میں رکاوٹ ہوگا اور کوئی غم اور سوگ کرنا چاہے تو ولادت شریفہ کا خیال اس رنج وغم میں رکاوٹ ہوگا اس لیے اعتدال پر قائم رہنا ضروری ہے۔(78)

- **ماہ ربیع الاول میں سبیلیں لگانا، کھانا تقسیم کرنا**

سوال: بعض لوگ ماہ ربیع الاول میں سبیلیں لگا کر دودھ یا شربت پلاتے ہیں، حلوہ ،مٹھائی، چاول یا دیگر کھانے پکا کر تقسیم کرتے ہیں اور اس کو بڑے اجر وثواب کا باعث سمجھتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ سب چیزیں بدعات کے زمرے میں آتی ہیں جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے، اس کے بدعت ہونے کی کئی وجوہات ہیں:

(1) عید کا دن تصور کرنا: ماہ ربیع الاول خصوصا 12 تاریخ کو یہ کھانے کی چیزیں اس لیے تقسیم کی جاتی ہیں کہ یہ عید کا موقع ہے اور عید کے موقع پر خوشی ہونی چاہیے، یہ بات واضح ہے کہ 12 ربیع الاول کو عید کا دن تصور کرنا ہی شریعت کے خلاف ہے تو اس کی بنیاد پر انجام دیے جانے والے اعمال بھی غیر شرعی ہوں گے۔

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(2) صدقہ کی نیت سے کرنا: اگر ماہ ربیع الاول کو خصوصا 12 تاریخ کو تقسیم کرنے کا مقصد صدقہ دینا ہو تو یہ بات واضح ہے کہ صدقہ تو سال بھر میں کسی بھی دن دیا جا سکتا ہے، اور صدقہ میں کوئی بھی چیز دی جا سکتی ہے، لیکن اس کے لیے مہینہ یا دن خاص کرنا یا صدقہ میں کوئی چیز خاص کرنا شریعت کے خلاف اور بدعت ہے۔

(3) ایصال ثواب کے لیے کرنا: اور اگر کھانا تقسیم کرنے کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایصال ثواب ہے تو واضح ہے کہ ایصال ثواب کے لیے نہ کوئی دن یا مہینہ خاص ہے اور نہ ہی کوئی کھانے پینے کی چیز تقسیم کرنا ضروری ہے بلکہ ایصال ثواب تو کسی بھی عمل کا کیا جا سکتا ہے، اس لیے ایصال ثواب کے لیے بھی مہینہ یا دن خاص کرنا یا ایصال ثواب میں کوئی چیز خاص کرنا شریعت کے خلاف ہے۔

(4) ایصال ثواب علی الاعلان کرنا: ایصالِ ثواب کے لیے عمل میں اخلاص ضروری ہے اور اخلاص کے لیے چھپ کر عمل کرنا زیادہ مناسب اور افضل ہے لیکن ان لوگوں کو اگر چھپ کر صدقہ کرنے کی ترغیب دی جائے تو ہرگز قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے مگر علی الاعلان بڑی بڑی دیگیں اتارنے سے باز نہیں آتے۔

(5) صدقہ غیر مستحق کو دینا: صدقہ کے اصل مستحق غریب لوگ ہیں مگر ربیع الاول کے اس کھانے اور مشروب کو صرف غریبوں میں تقسیم کرنے کا عام طور پر خیال نہیں کیا جاتا اور بلا امتیاز ہر ایک کو شریک کر لیا جاتا ہے بلکہ امیروں اور بڑے لوگوں یا اپنے جاننے والوں کو خاص طور پر اس کھانے میں شریک کر لیا جاتا ہے اور ایک دعوت کا سماں بنا لیا جاتا ہے غریب صرف برائے نام ہوتے ہیں بلکہ بہت سی دفعہ تو برائے نام بھی نہیں ہوتے۔ ان حالات میں اس دعوت اور کھانے کی تقریب کو کون یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے لیے ہے؟

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

(5) بہترین صدقہ نقدی دینا ہے: صدقہ نقدی کی صورت میں دینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اخلاص بھی زیادہ ہے کہ چھپا کر دینا آسان ہے اور غریبوں کے لیے زیادہ مفید بھی ہے۔ کیونکہ غریبوں کی مختلف موقعوں پر مختلف ضرورتیں ہوتی ہیں۔ نقدی سے غریب اپنے ہر قسم کی ضرورت پوری کر سکتا ہے (مثلاً لباس کی ضرورت ہو تو پیسوں سے اس کو خرید سکتا ہے، دوا کی ضرورت ہو تو وہ لے سکتا ہے وغیرہ وغیرہ) اور اگر فی الحال اس کو ضرورت نہ ہو تو اپنی آئندہ کی ضروریات کے لیے رکھ سکتا ہے اور اپنے بال بچوں کی بھی ہر قسم کی ضرورت پوری کر سکتا ہے اور بال بچے اس کے پاس موجود نہ ہوں تو دوسری جگہ ان کی ضرورت کے لیے یہ رقم بھیج سکتا ہے اور کھانے کو خاص کرنے کی صورت میں غریبوں کی ان تمام ضروریات وسہولیات کا لحاظ نہیں ہوتا اور نہ ہی ممکن ہے۔

(6) صدقہ میں غریبوں کی ضرورت کا خیال نہ رکھنا: صدقہ کا ایک صحیح طریقہ یہ ہے کہ غریبوں کی ضرورت کے مطابق ان کا تعاون کیا جائے مثلاً مریض کو دوا، مسافر کو کرایہ ٹکٹ وغیرہ کا خرچ، بھوکے کو کھانا اور برہنہ کو لباس، جوتا، سردی میں بے سروسامان کو کمبل، رضائی اور گرم لباس وغیرہ، غرض یہ کہ غریب کی ضرورت پوری کرنے کا خیال رکھا جائے، مگر یہاں تو ہر حال میں کھانا ہی کھلانا یا شربت ہی پلانا ہے، خواہ غریب کو اسوقت کھانے پینے کی ضرورت بھی نہ ہو یا اس خاص کھانے اور مشروب سے اس کا پرہیز ہو اور خواہ مریض دوا کے بغیر کراہ رہا ہو برہنہ جسم سردی سے ٹھٹھر رہا ہو، یا لباس کے لیے ترس رہا ہو، مسافر اپنی منزل تک پہنچنے سے لاچار اور مجبور ہو اور خواہ کتنا ہی پریشان ہو؟

(7) غیروں کے ساتھ مشابہت: اس عمل میں اہلِ بدعت اور غیروں کے ساتھ تشبہ ہے اور ان کے ساتھ تشبہ گناہ ہے، نیز ان کے غلط عقیدے ونظریے کی تقویت

وتائید اور تعاون بھی اس میں پایا جاتا ہے۔ پس ان تمام باتوں کی وجہ سے اس مروّجہ رسم سے پرہیز ضروری ہے۔(79)

مسئلہ: ماہ ربیع الاول میں گھروں میں جو کھانے اور مشروبات بھیجے جاتے ہیں تو اس کے حکم میں کچھ تفصیل ہے:

(1) غیر اللہ کے نام نذر و نیاز: اگر کسی ایسے شخص کی طرف سے یہ کھانا، مشروب بھیجے گیے ہوں جس کے بارے میں معلوم ہو کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز کے لیے یہ کھانا تیار کیا گیا ہے تو ایسا کھانا پینا ہرگز نہ کھایا جائے اور نہ لیا جائے کیونکہ یہ مُردار چیز کی طرح منع ہے، اور ایسے عقیدہ کو اختیار کرنے سے شرک کا ڈر ہے۔

(2) ایصال ثواب مقصود ہو: اور اگر بھیجنے والے کی نیت اللہ تعالیٰ کے نام نیاز ہو اور ایصال ثواب مقصود ہو تو اس کھانے میں کوئی حرمت نہیں ہے، البتہ اس شخص کا خاص اسی دن کھانا تیار کرنا اور اسی دن تقسیم کا اہتمام کرنا بدعت ہے۔

(3) بھیجنے والے کا عقیدہ معلوم نہ ہو: اور اگر اس قسم کے کھانے پینے کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ کس عقیدے سے تیار کیا گیا ہے تب اس کو صریح حرام تو نہیں کہیں گے لیکن احتیاط کے خلاف ضرور کہا جائے گا۔(80)

- **ماہ ربیع الاول میں جھنڈیاں لگانا**

سوال: ماہ ربیع الاول میں جھنڈیاں لگانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بعض لوگ اس کے بارے میں ایک روایت نقل کرتے ہیں اس روایت کا کیا حکم ہے؟

جواب: بعض لوگ جشنِ میلاد النبی کے موقع پر جھنڈے لگانے کے ثبوت کے لیے اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نصب کیے گئے ایک مشرق میں، دوسرا

مغرب میں، تیسرا کعبہ کی چھت پر، اور حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوگئی۔

علامہ سیوطی نے اس روایت کو منکر کہا ہے وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنی اس کتاب میں اس سے زیادہ منکر روایت کوئی بھی بیان نہیں کی۔(81)

• 12 ربیع الاول کا روزہ

سوال: لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی پیدائش کے دن روزہ رکھا ہے اس لیے تاریخ پیدائش 12 ربیع الاول کو روزہ رکھنا مستحب یا مسنون ہے۔ اس کی حقیقت بیان کریں۔

جواب: حضور ﷺ کی مبارک ولادت پیر کے روز ہوئی جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ اسی طرح بعض روایات میں پیر کے دن روزہ رکھنے کی ایک وجہ یہ بیان فرمائی کہ پیر کے دن حضور ﷺ کی پیدائش ہوئی ہے۔ اسی دن حضور ﷺ روزہ رکھا کرتے تھے، تاریخ پیدائش کے دن نہیں رکھا کرتے تھے۔ اب بہت سے لوگ حضور اقدس ﷺ کی تاریخ پیدائش اور یوم پیدائش میں فرق نہیں کر پاتے جس کے نتیجے میں غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں، واضح رہے کہ تاریخ پیدائش اور یوم پیدائش میں واضح فرق ہے۔

حضور اقدس ﷺ کی تاریخ پیدائش کو روزہ رکھنا احادیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، یوم پیدائش کے دن روزہ رکھنے کا ثبوت ملتا ہے جو کہ پیر کا دن ہے۔(82)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

- **مخصوص طریقوں پر مخصوص عبادتیں**

بعض لوگ ربیع الاول میں مخصوص عبادتیں مخصوص طریقوں پر ادا کرتے ہیں اور ان کے مخصوص فوائد اور فضائل بھی بیان کرتے ہیں، تو واضح رہے کہ ماہ ربیع الاول میں کوئی خاص نماز، روزہ یا کوئی خاص عمل سنت سے ثابت نہیں، جیسا کہ بعض دوسرے مہینوں (مثلاً رمضان وغیرہ) میں بعض اعمال مسنون ہیں۔

- **مروجہ جشن عید میلاد النبی**

سوال: کیا 12 ربیع الاول عید کا دن ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں لوگوں کے تہواروں (نیروز اور مہرجان) کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں ایک عیدالاضحیٰ کا دن اور دوسرا عیدالفطر کا دن۔(83) کسی مسلمان سے یہ مخفی نہیں کہ عیدالفطر شوال کی پہلی تاریخ اور عیدالاضحیٰ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو ہوتی ہے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا متعین تاریخوں میں پایا جانا دور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متواتر طریقہ پر چلا آرہا ہے۔ اگر 12 ربیع الاول کو ایک اجتماعی تیسری عید یا کسی اجتماعی عمل کا بھی وجود ہوتا تو یقیناً اس کا ثبوت بھی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی طرح ہوتا۔ اس سے واضح ہوا کہ 12 ربیع الاول کو عید کا دن قرار دینا درست نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم ولادت اور یوم وفات کے ساتھ کوئی اجتماعی یا انفرادی شرعی عمل بھی وابستہ نہیں۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا، آپ کی خوبیوں کا تذکرہ کرنا اور مروجہ محفل میلاد دونوں ایک ہی چیز ہیں یا ان میں فرق ہے اگر فرق ہے تو ان میں کیا صحیح ہے کیا غلط؟

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

جواب: حضور ﷺ کی ولادت کا تذکرہ کرنا اور چیز ہے اور مروجہ جشن میلاد النبی اور چیز ہے، پہلی چیز پسندیدہ ہے، دوسری چیز (مروجہ جشن میلاد النبی) بدعت ہے۔(84)

سوال: مروجہ جشن میلاد النبی کیوں بدعت ہے؟

جواب: اس لیے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں اور آپ ﷺ کی وفات کے 600 سال بعد تک کسی نے جشن میلاد النبی نہیں منایا، حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور محدثین کرام نے کبھی میلاد کے نام پر محفل نہیں سجائی۔(85)

سوال: جشن عید میلاد النبی کی ابتداء کب اور کس نے کی؟

جواب: 604ھ میں پہلی مرتبہ موصل کے شہر میں مظفر الدین کوکبری بن اربل (م630ھ) نامی بادشاہ نے میلاد منانے کا حکم دیا اور اس غرض کے لیے ایک مخصوص طرز کی محفل منعقد کی گئی اور وہ ایک فضول خرچ بادشاہ تھا۔(86)

سوال: حضور ﷺ کا یوم ولادت منانے کا تصور مسلمانوں میں کہاں سے آیا؟

جواب: یوم پیدائش منانے کا تصور ہمارے یہاں عیسائیوں سے آیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش کرسمس کے نام سے 25 دسمبر کو منایا جاتا ہے، تاریخ اٹھا کر دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے تقریباً تین سو سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم پیدائش منانے کا کوئی تصور نہیں تھا، آپ کے حواریین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے یہ دن نہیں منایا، تین سو سال کے بعد کچھ لوگوں نے یہ بدعت شروع کر دی اور یہ کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منائیں گے۔ اس وقت بھی جو لوگ دین عیسوی پر پوری طرح عمل پیرا تھے انہوں نے ان سے

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کہا کہ تم نے یہ سلسلہ کیوں شروع کیا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات میں تو یوم پیدائش منانے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ یہ کوئی ایسی بری بات تو نہیں ہے، بس ہم اس دن جمع ہو جائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کریں گے، ان کی تعلیمات کو یاد دلائیں گے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں میں ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہوگا، اس لیے کہ ہم کوئی گناہ کا کام تو نہیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہ کہہ کر یہ سلسلہ شروع کر دیا۔ پھر شروع شروع میں تو یہ ہوا کہ جب 25 دسمبر کی تاریخ آتی تو چرچ میں ایک اجتماع ہوتا، ایک پادری کھڑے ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور آپ کی سیرت بیان کر دیتا۔ اس کے بعد اجتماع برخواست ہو جاتا۔ گویا کہ بے ضرر اور معصوم طریقے پر یہ سلسلہ شروع ہوا لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد انہوں نے سوچا کہ ہم پادری کی تقریر تو کرا دیتے ہیں مگر وہ خشک قسم کی تقریر ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نوجوان اور شوقین مزاج لوگ تو اس میں شریک نہیں ہوتے، اس لیے اس کو ذرا دلچسپ بنانا چاہیے تاکہ لوگوں کے لیے دل کش ہو اور اس کو دلچسپ بنانے کے لیے اس میں موسیقی ہونی چاہیے، چنانچہ اس کے بعد موسیقی پر نظمیں پڑھی جانے لگیں، پھر انہوں نے دیکھا کہ موسیقی سے بھی کام نہیں چل رہا ہے، اس لیے اس میں ناچ گانا بھی ہونا چاہیے، چنانچہ پھر ناچ گانا بھی اس میں شامل ہو گیا، پھر سوچا کہ اس میں کچھ تماشے بھی ہونے چاہئیں چنانچہ ہنسی مذاق کے کھیل تماشے شامل ہو گئے، چنانچہ ہوتے ہوتے یہ ہوا کہ وہ کرسمس جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات بیان کرنے کے نام پر شروع ہوا تھا، اب وہ عام جشن کی طرح ایک جشن بن گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ناچ گانا، موسیقی، شراب نوشی، قمار بازی جوا اور دنیا بھر کی ساری خرافات اب اس کرسمس میں شامل ہو گئیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پیچھے رہ گئیں۔

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

اب آپ دیکھ لیجیے کہ مغربی ممالک میں جب کرسمس کا دن آتا ہے تو اس میں کیا طوفان برپا ہوتا ہے، اس ایک دن میں اتنی شراب پی جاتی ہے کہ پورے سال اتنی شراب نہیں پی جاتی۔ اس ایک دن میں اتنے حادثات ہوتے ہیں کہ پورے سال اتنے حادثات نہیں ہوتے اور یہ سب کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم پیدائش کے نام پر ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ انسان کی نفسیات اور اس کی کمزوریوں سے واقف ہیں، اللہ تعالیٰ یہ جانتے تھے کہ اگر اس کو ذرا سا شوشہ دیا گیا تو یہ کہاں سے کہاں بات کو پہنچائے گا اس واسطے کسی کے دن منانے کا کوئی تصور ہی نہیں رکھا جس طرح ''کرسمس'' کے ساتھ ہوا، اسی طرح یہاں بھی ہوا کہ کسی بادشاہ کے دل میں خیال آ گیا کہ جب عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش مناتے ہیں تو ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم پیدائش کیوں نہ منائیں؟ چنانچہ یہ کہہ کر اس بادشاہ نے میلاد کا سلسلہ شروع کر دیا، شروع میں یہاں بھی یہی ہوا کہ میلاد ہوا جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا بیان ہوا اور کچھ نعتیں پڑھی گئیں لیکن اب آپ دیکھ لیں کہ کہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے۔(87)

سوال: آج کل کے جشن عید میلاد النبی میں کیا کیا گناہ ہوتے ہیں اور کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں؟

جواب: (1) مروجہ جشن عید میلاد النبی میں درج ذیل ناجائز اور خلاف شریعت کام ہوتے ہیں:

1) بے حرمتی: جھنڈیوں اور غباروں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی یا کلمہ طیبہ یا درود شریف لکھ کر لگائے جاتے ہیں (جن کی بے حرمتی ہوتی ہے)

2) من گھڑت باتیں: جھوٹی من گھڑت غیر مستند باتیں اور روایتیں بیان کی جاتی ہیں۔(88)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

3)اسراف: چراغاں کیا جاتا ہے،موم بتیاں جلائی جاتی ہیں۔آتش بازی کی جاتی ہے۔
خواہش پرستوں کی ترغیب پر لوگوں کا اس پر کروڑوں روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔(89)

4)غیروں سے مشابہت: بازاروں کی سجاوٹ کی جاتی ہے،کرسمس اور سالگرہ کی طرح کیک کاٹے جاتے ہیں۔(90)

نام نہاد مذہبی رہنما نئے کپڑے پہن کر،ہار گلے میں لٹکاتے ہیں۔

5) بے حیائی کے مظاہر: مردوں عورتوں کا مخلوط اجتماع ہوتا ہے۔خواتین بھی نعت پڑھتی ہیں جسے نامحرم بھی سنتے ہیں۔(91)

ننگے سر بے پردہ عورتوں کی چوکوں پر میلاد خوانی کی جاتی ہے۔

اجتماعی شکل میں راگ وگانے کی طرز پر قصیدے واشعار پڑھے جاتے ہیں،جشن منایا جاتا ہے،رقص وبھنگڑا کیا جاتا ہے،ڈھول باجے بجائے جاتے ہیں۔(92)

6)شرکیہ اعمال: کعبے اور روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہیں بنا کر چوکوں،چوراہوں میں نصب کی جاتی ہیں،پھران کا طواف کیا جاتا ہے،عوام منتیں مانتے ہیں۔(93)

7)فرائض میں غفلت: سیرت کے جلسوں میں نمازیں قضا کی جاتی ہیں۔

8)دوسروں کو پریشان کرنا: راستے جام کیے جاتے ہیں۔

لاؤڈ اسپیکر پر چیخ چیخ کر معذوروں،بیماروں کو پریشان کیا جاتا ہے۔

جلوس نکالے جاتے ہیں،میلاد موٹر سائیکل ریلی نکالی جاتی ہے۔

9)نام ونمود دکھلاوا: اور سب کچھ کی ٹی وی،موبائل اور انٹرنیٹ پر نمائش وغیرہ کی جاتی ہے۔(94)

(2)اہم تعلیمات کو ترک کرنا:

مروجہ جشن عید میلاد النبی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات،قرآن وسنت کے وہ احکام جس

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

کی امت کو ضرورت ہے اس کو چھوڑ کر صرف نعتیہ کلام شعر شاعری ہوتی ہے۔ جبکہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک مستقل باب باندھا ہے:

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَن يَّكُونَ الغَالِبَ عَلَى الإِنسَانِ الشِّعرُ۔ (95)

یہ باب اس بیان میں کہ انسان کے لیے اپنے اوپر شعر وشاعری کو غالب کرنا مکروہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ محافل میں اور مجالس میں غالب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات ہونی چاہیے، نعتیہ کلام، نظم وغیرہ کم ہونے چاہیے حالانکہ مروجہ جشن عید میلاد النبی میں عام طور پر اس کے برخلاف ہوتا ہے۔ (96)

(3) جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی ہے یا برائی؟ 4 اہم سوالات:

سوال: جشن عید میلاد النبی نیکی ہے یا برائی اس پورے سوال کی وضاحت کریں۔

جواب:

آپ خود سوچیں!

(1) جشن عید میلاد نبی نیکی ہے ❑ یا برائی ❑ اگر برائی ہے تو آپ کیوں منا رہے ہیں۔

(2) اگر نیکی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم تھا ❑ یا نہیں ❑ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہیں تھا تو آپ کو کیسے معلوم ہوا وحی کا سلسلہ تو ختم ہو گیا

(3) اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منایا یا صحابہ رضی اللہ عنہم کو تلقین کی ❑ یا نہیں ❑ اگر منایا یا تلقین کی تو اس کا کہاں ذکر ہے۔

(4) اگر نہیں منایا تو کیا نعوذ باللہ، نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین پہنچانے میں خیانت کی؟ جبکہ یہ تو قرآن وحدیث کے نصوص کے خلاف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ، فَقَدْ كَذَبَ، وَاللهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ۔ (97)

جو شخص بھی تم سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کچھ نازل کیا تھا، اس میں سے آپ نے کچھ چھپالیا تھا، تو وہ جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: کہ اے پیغمبر! جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، یہ (سب) آپ (لوگوں تک) پہنچادیں۔

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

المنبر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

حوالہ جات

(1)(معارف الحدیث:93/1، مجالس الابرار، مجلس:4، ص:66)
(2)(نبی کریم ﷺ سے محبت اوراس کی علامتیں: 27، محبت رسولؐ ایمان میں سے ہے، قصہ بلال:27-28)
(3)(مسلم، فضائل، فضل النظر، رقم:2364، جامع الصغیر)
(4)(جامع الصغیر، رقم:10835)
(5)(بخاری، فضائل اصحاب النبی، سدو الابواب، رقم:3654)
(6)(مسلم، الصلوٰۃ، فضل السجود والحث علیہ، رقم:489)
(7)(محبت رسولؐ ایمان میں سے ہے، نورالدین عتر:27)
(8)(محبت رسولؐ ایمان میں سے ہے، نورالدین عتر: 3 2، نبی کریمؐ سے محبت اور اس کی علامتیں:63)
(9)(ترمذی، رقم:2678)
(10)(بخاری، الصلاۃ، التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، رقم:399)
(11)(بخاری، الاشربہ، تحریم الخمر، رقم:5582، اخبار الاحاد، رقم:7253)
(12)(بخاری، الصلاۃ، الجهاد، التکبیر عند الحرب، رقم:2991)
(13)(ابو داود، ادب، مشی النساءِ مع الرجال فی الطریق، رقم:5272)
(14)(بخاری، رقم:6780)
(15)(بخاری، التفسیر، مائدۃ، رقم:4609)
(16)(نسائی، الجهاد، مایقول من یطعنہ العدو، رقم:3149)
(17)(السیرۃ النبویۃ لابن هشام:30/3، جوامع السیر لابن حزم:162)
(18)(الدر المختار: 515/1، محمودیہ: 133/3، الموسوعۃ الفقهیۃ الکویتیۃ، الصلاۃ علی النبی، فقرۃ:3)
(19)(محمودیہ:3/133)
(20)(الترغیب والترهیب، اکثار الصلوٰۃ علی النبیؐ:323/2)
(21)(ترمذی، رقم:2415)
(22)(ترمذی، رقم:467)
(23)(طبرانی، الترغیب والترهیب، اکثار الصلوٰۃ علی النبیؐ:329/2)
(24)(ابو دائود، ترمذی، رقم:469)

(25)(کوئیتیہ: صلاۃ علی النبی، فقرہ:؟)
(26)(مستدرک حاکم: 17/4، شعب الایمان للبیھقی: 134/3، بر الوالدین للبخاری، اخرجہ البخاری فی التاریخ الکبیر: 7/22)
(27)(ترمذی، رقم:3546)
(28)(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ: الصلوٰۃ علی النبی، فقرہ: 7)
(29)(فتاویٰ بینات: 2/189)
(30)(بخاری، رقم:2125، معارف القرآن:82/4)
(31)(تاریخ دمشق لابن عساکر:389/3، معارف القرآن:82/4)
(32)(روح المعانی، دلائل النبوۃ للبیھقی، معارف القرآن:83/4)
(33)(فتح:29، آل عمران:144، احزاب:40، محمد:2)
(34)(بخاری، رقم:447)
(35)(بخاری، رقم:3615)
(36)(جامع الاصول، رقم:8281)
(37)(جامع الاصول، رقم:5570)
(38)(بخاری، رقم:3825)
(39)(شعب الایمان، رقم:1364)
(40)(ترجمان السنۃ:1/358)
(41)(ترمذی، رقم:3862)
(42)(بخاری، رقم:3783)
(43)(بخاری، رقم:3785)
(44)(بخاری، رقم:3799)
(45)(بخاری، رقم:3749)
(46)(بخاری، رقم:5884)
(47)(ترجمان السنۃ:1/361)
(48)(ترمذی، رقم:2350)
(49)(ترجمان السنۃ:1/361-362)
(50)(بخاری، رقم:4889)
(51)(بخاری، رقم:5411-5441)
(52)(حیاۃ الصحابہ:488/2، طبرانی فی الاوسط والکبیر، رحماء بینھم:213/2)

(53)(ابو داود، رقم:3931)

(54)(بخاری، رقم:3712)

(55)(بخاری، رقم:3503)

(56)(بخاری رقم:4753)

(57)(بخاری، رقم:4391)

(58)(تحفۃ القاری:481/8)

(59)(راہ عمل مولانا خالد سیف اللہ رحمانی: 3/ 64، علمی وتحقیقی رسائل ، مفتی رضوان صاحب:186/9)

(60)(مسلم، رقم:2490)

(61)(بخاری، احادیث الانبیاء، قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم، رقم:3445، علمی وتحقیقی رسائل، مفتی رضوان صاحب:233/9)

(62)(مسند احمد، مسند بنی ہاشم، مسند عبداللہ بن عباس، رقم:1839)

(63)(مسند احمد، مسند النساء، حدیث الربیع بنت معوذ، رقم:27021)

(64)(بخاری، مناقب الانصار، ایان الجاھلیۃ، رقم:3836)

(65)(ترمذی، الادب، کراھیۃ قیام الرجل للرجل، رقم:2754)

(66)(نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں: 90-92، علمی وتحقیقی رسائل ، مفتی رضوان صاحب:215/9)

(67)(مسند احمد، مسند انصار، حدیث معاذ بن جبل، رقم:22052)

(68)(میرے والد میرے شیخ:173)

(69)(راہ عمل، مولانا سیف اللہ خالد:63-3/69)

(70)(مسلم، رقم:1162)

(71)(تفصیل کے لیے دیکھیں: بارہ ربیع الاول اور عید میلاد االنبی کی شرعی حیثیت، محمد زید مظاھر:18)

(72)(ماہ ربیع الاول حقیقت، فضیلت، اعمال اور بدعات، مبین الرحمن صاحب:5)

(73)(ترمذی، المناقب، عن رسول اللہ ﷺ، میلاد النبی ﷺ، رقم:3619، مسند احمد، مسند بنی ہاشم، مسند عبداللہ بن العباس، رقم:2506)

(74)(ابن کثیر، محمود پاشا)

(75)(ابن اسحاق، سیرۃ ابن ھشام:158/1 البدایۃ والنھایۃ:375/3، تاریخ دمشق 70/3)

(76)(المنتظم لابن جوزی: 246/2، البدایۃ النھایۃ 376/3، ابن عبدالبر ، ابن حزم ، فتاوی رضویہ

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

:412/26،رسالہ نطق الھلال)
(77)(البدایۃ والنہایۃ:375/3)
(78)(خطبات حکیم الامت،مواعظ میلاد النبی ﷺ)
(79)(ترمذی:141/1،بخاری،رقم:2497،البحر الرائق:298/2،الاعتصام للشاطبی:39/1،کفایت المفتی:237/1، دار الافتاء بنوی ٹاؤن،فتویٰ نمبر:44-1440032000183،فہم محرم الحرام کورس، مفتی منیر احمد صاحب:46،راہ سنت:169)
(80)(فہم محرم الحرام کورس: 47،ماہِ محرم کے فضائل واحکام:110بحوالہ: امدادالفتاویٰ: 5/261,301،امدادالمفتین:175،احسن الفتاوی:1/382)
(81)(خصائص الکبری : 1/ 83، ناشر: دارالکتب العلمیہ بیروت،دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصبھانی:601/1،رقم:555،تحقیق شیخ طلحہ مینار)
(82)(ماہ ربیع الاول حقیقت،فضیلت،اعمال اور بدعات،مبین الرحمن:16-21،بارہ ربیع الاول اور عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت،محمدزید مظاھر:90)
(83)(ابو داؤد،الصلاۃ،صلاۃ العیدین،رقم:1134)
(84)(فتاویٰ بنوری ٹاؤن،فتویٰ نمبر:144105200004)
(85)(فتاویٰ بنوری ٹاؤن،فتویٰ نمبر:144012201920)
(86)(دول الاسلام للذہبی: 1/103، القول المعتمد فی عمل المولد،حسن المقصد فی عمل المولد للسیوطی،شرح صحیح مسلم غلام رسول سعیدی:179/3،لسان المیزان:295/4،المدخل لابن امیر الحاج فصل فی مولد النبیﷺ والبدع المحدثۃ فیہ:75/1،فتویٰ ابن تیمیہ،مکتوبات امام ربانی مترجم اردو:274/1،انوار الساطعہ:267،جاء الحق مفتی احمدیار:194/1،راہ سنت:162)
(87)(اصلاحی خطبات:155/2-153،حضرت لدھیانوی:87،بارہ ربیع الاول اور عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت،محمدزید مظاھری:94)
(88)(علمی وتحقیقی رسائل،مفتی رضوان صاحب:209/9)
(89)(حضرت لدھیانوی:90)
(90)(حضرت لدھیانوی:88)
(91)(علمی وتحقیقی رسائل،مفتی محمد رضوان:237/9)
(92)(علمی وتحقیقی رسائل،مفتی رضوان صاحب:209/9)
(93)(حضرت لدھیانوی:90)
(94)(کفایت المفتی:237/1،الاعتصام للشاطبی:39/1،المدخل:2/3،فتاویٰ بنوری ٹاؤن،فتویٰ نمبر:144001200908 علمی وتحقیقی رسائل،حمد ونعت اور اس کی شرائط،مفتی محمد

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

رضوان صاحب:153/9)

(**95**)(کتاب الادب باب:92)

(**96**)(علمی و تحقیقی رسائل، مفتی محمد رضوان صاحب:242/9)

(**97**)(بخاری، التفسیر، مائدۃ، رقم:4612)

المنیر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

{ مفتی منیر احمد صاحب مدظلہ کی تالیفات ورسائل }

نمبرشمار	کتاب	نمبرشمار	کتاب
1	فہم ایمانیات	19	فہم جمعۃ المبارک
2	فہم محرم الحرام کورس	20	حلال وحرام رشتوں کی پہچان کے رہنما اصول
3	فہمِ صفر کورس	21	شادی مبارک
4	فہمِ شعبان کورس (شبّ براءت)	22	کامیاب گھرداری
5	فہمِ زکوٰۃ کورس	23	بیٹی مبارک ہو
6	فہمِ رمضان کورس	24	جذباتی رویوں سے ایسے بچیں
7	فہمِ حج وعمرہ کورس	25	سیرت کوئز لیول 1
8	فہمِ قربانی کورس	26	سیرت کوئز لیول 2
9	فہم دین کورس	27	حقوق مصطفی ﷺ
10	فہمِ طہارت کورس	28	حدیث اور اُس کا درجہ کیسے پہچانیں
11	فہمِ نماز کورس	29	ڈیپریشن، اسٹریس کے اسباب اور اُن کا حل
12	فہم حلال وحرام کورس	30	مالی معاملات اور اخلاقی تعلیمات
13	فہم مسائل حیض ونفاس	31	مالی معاملات اور شرعی تعلیمات
14	سخت بیماریوں، پریشانیوں کا یقینی علاج	32	مالی تنازعات اور ان کا حل
15	توبہ	33	فہم میراث
16	استخارہ	34	آسان علم النحو
17	مسنون اذکار	35	علم دین اور اس کے سیکھنے سکھانے کا صحیح طریقہ
18	فہم نکاح وطلاق	36	طبی اخلاقیات

المنیر مرکز تعلیم وتربیت فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مفتی منیر احمد صاحب کی مطبوعہ تالیفات ورسائل

مولانا منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

(مفتی ابولبابہ۔ضرب مومن)

Almuneer.pk AlmuneerOfficial Almuneer